نظرات

سعید احمد اکبرآبادی

حجاز مقدس پر اقتدار و تسلط کے بعد سعودی حکومت نے ۱۹۲۶ء میں جو پہلی موتمر عالم اسلامی مکہ مکرمہ میں منعقد کی تھی اس میں ہندوستان کی طرف سے جمعیۃ علماء ہند اور خلافت کمیٹی کے دو وفدوں نے بھی شرکت کی تھی۔ اول الذکر وفد کے صدر مولانا مفتی محمد کفایت اللہ تھے اور ممبر مولانا شبیر احمد عثمانی مولانا احمد سعید اور مولانا عبدالحلیم صدیقی وفد خلافت کے صدر مولانا سید سلیمان ندوی تھے۔ اور ارکان مولانا محمد علی، شوکت علی اور شعیب قریشی تھے۔ مولوی محمد عرفان بھی ان کے ساتھ لگ لئے تھے۔ یہ سب حضرات جہاز اکبر کے ذریعہ بمبئی سے روانہ ہوئے تھے جس میں ہندوستان کے اور بھی متعدد علماء اور ممتاز افراد سفر کر رہے تھے۔

میں اسی سال دارالعلوم دیوبند کے دورۂ حدیث سے فارغ ہو کر دفنون کی تکمیل میں نے اس کے بعد کی ہے) وطن آگرہ پہونچا تو والد صاحب قبلہ نے فرمایا: تم اپنی والدہ کو لے کر اس سال حج کر آؤ اس سے تمہاری والدہ کی نذر جو انہوں نے تمہارے لئے تہجد کی نماز پڑھ کر مانی تھی پوری ہوگی اور ساتھ ہی تم کو عرب و عجم کے اعیان علماء کی صحبت و زیارت کا موقع ملے گا چنانچہ سب انتظامات جھٹ پٹ مکمل ہو گئے والد صاحب بمبئی تک تشریف لے گئے اور وہاں سے ہم دونوں ماں بیٹے اسی جہاز اکبر سے روانہ ہوئے۔ میں جہاز میں صبح سے شام تک ان اکابر ہند کی خدمت میں حاضر رہتا اور ان کی

جلوت و خلوت کی گفتگوؤں سے محظوظ ہوتا۔ حجاز مقدس میں علامہ سید رشید رضا مصر، مفتی اعظم فلسطین محمد امین الحسینی اور دوسرے اکابر علماء و زعماء کو بھی بہت قریب سے دیکھنے اور ان کی باتیں سننے کا موقع ملا۔ اور اس طرح والد صاحب قبلہ کی تمنا اور خواہش کے مطابق حج و زیارت حرمین شریفین کی سعادت کے حصول کے علاوہ میرا یہ سفر علمی اور تعلیمی اعتبار سے بھی بہت مفید ثابت ہوا۔

جہاز اکبر میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو اگرچہ بظاہر معمولی تھا لیکن میرے ایسے حساس طالب علم کے لئے بہت اہم تھا در اصل اس وقت سنانا یہی واقعہ ہے۔ اوپر جو کچھ عرض کیا گیا اس کی حیثیت صرف تمہید کی ہے ہوا یہ کہ جب ہمارا جہاز عدن کے ساحل کے قریب پہونچا جہاں ہم کو قرنطینہ کی غرض سے ایک شب قیام کرنا تھا۔ تو حسب معمول کشتیاں جہاز سے لگادی گئیں۔ چونکہ پانی میں شدید تموج تھا اس لئے کشتیاں ہچکولے کھا رہی تھیں اور جہاز سے بار بار لگتی اور الگ ہو جاتی تھیں۔ ظاہر ہے اس حالت میں عورتوں کے لئے خصوصاً جہاز سے کشتی میں منتقل ہونا دشوار تھا۔ مولانا محمد عمر خان اور مولانا محمد عبد الحلیم صدیقی نے یہ کیفیت دیکھی تو عورتوں کی خصوصاً اور دوسرے مسافروں کی عموماً مدد کرنے کی غرض سے کشتی میں جاکر کھڑے ہو گئے۔ اور مسافروں کا ہاتھ پکڑ پکڑ کے جہاز سے اترنے میں انہیں سہارا دینے لگے جہاز میں مولانا مفتی محمد سہول صاحب بھی تھے جن کا شمار دیوبند کے اکابر علماء میں تھا اور جو اس زمانہ میں مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے پرنسپل تھے۔ مولانا نے جب جہاز سے کشتی میں اترنے کا یہ منظر دیکھا تو سخت برہم ہوئے اور فوراً یہ فتویٰ دے دیا کہ اگر عورتیں اجنبی مردوں کی دستگیری کے بغیر جہاز سے کشتی میں منتقل نہیں ہو سکتیں تو ان پر حج فرض ہی نہیں ہے۔ مولانا کے اس اعلان سے جہاز میں کہرام مچ گیا۔ حضرت مفتی محمد کفایت اللہ صاحب کو اس کی اطلاع ہوئی۔ تو سخت غضب ناک ہوئے، مولانا سہول کو بلا کر فرمایا: آپ عجیب شخص ہیں بے سوچے سمجھے آنکھ بند کر کے یوں ہی فتویٰ دے دیتے ہیں۔ پھر کہا: بیشک اجنبی عورت کا ہاتھ پکڑنا حرام ہے لیکن یہ حکم مطلقاً نہیں ہے بلکہ مشروط بمیلان جنسی ہے اور ضرورت واقعی کے وقت جائز ہے چنانچہ ڈاکٹر اور طبیب کے لئے عورت کی نبض دیکھنا یا کسی